احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار
20- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 261 سوموار 26 جمادی الثانی-1416ھ' 20 نبوت 1374ہش' 20- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا 92 واں جلسہ سالانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا 92 واں سالانہ جلسہ مورخہ 26-27-28 (فتح 1374ہش) دسمبر 1995ء بروز منگل- بدھ- جمعرات ربوہ میں منعقد ہو گا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان فرمائے۔ (آمین)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو' ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی (کلام الٰہی) کی تعلیم ہے (-) میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز (دین حق) کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے' لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش' تدبیر' مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 219)

خدا تعالیٰ سے استجابت بخشے جانے کے لئے دعائیں کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس دعا کو اہمیت دیں کہ ہمیں خدا وہ استجابت بخشے جس کے نتیجہ میں وہ دعائیں قبول فرماتا ہے یعنی خدا کے ارشادات کی استجابت ہمیں عطا کرے تاکہ ہماری دعاؤں کو اس کے حضور استجابت عطا ہو اور ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تمنا کریں یہ توفیق بھی اسی سے مانگنی پڑے گی' اس کے لئے بھی اسی کے حضور دعائیں کرنی پڑیں گی کیونکہ بظاہر تو یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے کہ اے خدا میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں لیکن حقیقت میں اس دعا میں حصر پیدا کرنا اسی دعا میں جان پیدا کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے عام انسان تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ کتنی مشکل دعا ہے جو بظاہر ایک دو حرفوں پر مشتمل ہے۔ ایک دو لفظوں پر مشتمل ہے۔ اے خدا میں تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں ہر انسان کہہ دے گا مگر جس کو مانگتا ہو اس کی تمنا بھی تو ہونی چاہئے۔ دل میں بغیر محبت کے مانگو گے تو آئے گا کون؟ بغیر پیار کے طلب بھی کرو گے تو اس کے نتیجہ میں جواب دینے والا جواب کیوں دے گا۔ اس طلب کو پورا کیوں کرے گا؟ لوگ تو مجبوریوں کی بھی منتیں کرتے ہیں کہ ہمارے گھر چلے آؤ اور محبت رکھتے بھی ہیں تب بھی وہ نہیں آتے۔ لیکن بعض اوقات ایک ذہین آدمی یہ سمجھتا ہے کہ میری طلب میں کچھ کمی رہ گئی ہے اگر میں اپنی طلب کے معیار کو بڑھاتا تو ممکن نہیں تھا کہ وہ آنے سے انکار کر سکتا۔ اسی بات میں حکمت ہے۔ چنانچہ غالب نے جب یہ کہا کہ

میں بلاتا تو ہوں اس کو مگر اے جذبہ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

باقی صفحہ 7 پر

تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم مولانا محمد منور صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ ربوہ: 19 نومبر محترم مولانا محمد منور صاحب کو گزشتہ روز بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کا جنازہ 18 نومبر کو بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔

محترم مولانا محمد منور صاحب سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ' مخلص اور فدائی بزرگ تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو نمایاں خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشی۔ آپ انگریزی- فارسی- عربی- سواحیلی اور مشرقی افریقہ کی زبان لوؤLUO کے ماہر تھے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ میں دو مرتبہ آپ کو تقاریر کرنے کا موقع ملا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے جب مجلس ارشاد قائم فرمائی تو ایک مرتبہ حضرت صاحب کی صدارت میں آپ نے ایک علمی مقالہ پڑھا۔

بیت البشارت (سپین) کی افتتاحی تقریب میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کے ایک وفد کی قیادت کرتے ہوئے شامل ہوئے۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ زوجہ اول محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ تھیں جنہوں نے جون 1992ء میں وفات پائی۔ محترمہ مولانا موصوف نے ان کی یاد میں کتابی صورت میں مضمون "ایک نیک بی بی کی یاد میں" شائع کیا۔

زوجہ ثانی محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ بقید حیات ہیں۔ جنہیں لمبا عرصہ مولوی صاحب کے ہمراہ افریقہ کے ممالک میں خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔

زوجہ اول سے آپ کے ایک ہی بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب طاہر واقف زندگی ہیں جو آج کل ایڈیشنل سیکرٹری نصرت جہاں کے طور خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

زوجہ ثانی سے ایک بیٹی امتہ النور طاہرہ ہیں جو مکرم عبدالرزاق صاحب سابق مربی سلسلہ غانا و پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ غانا و حال مربی سلسلہ اوچ شریف ضلع بہاولپور کی اہلیہ ہیں۔

محترم مولوی منور صاحب تنزانیہ سے نکلنے والے جماعت کے اخبار ماپنزیا منگو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20- نبوت 1374 ھش — 20 - نومبر 1995ء

ہمدردی اور رضائے الٰہی

اچھی باتیں ایسی ہیں کہ ان کا دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو تقریباً ہر بات جو ہم کہتے ہیں یا ہر کام جو ہم کرتے ہیں۔ اس کا دوہرا فائدہ یا دوہرا نقصان ہوتا ہے۔ دوہرے فائدے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی فائدہ ہو اور کسی اور کو بھی فائدہ ہو اور یہ معاشرے کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اگر ہم صرف اپنے ہی فائدے کی بات کریں۔ اور کسی اور کا خیال نہ رکھیں۔ تو ہمیں فائدہ تو ہو جائے گا لیکن بہرحال اس فائدے سے معاشرے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اور معاشرہ اس طرح آہستہ آہستہ ہمیں بھی اپنے آپ سے الگ کرنے کی کوشش کر دے گا۔ ایک خاص بات جس کا دہرا فائدہ ہوتا ہے وہ ہمدردی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمدردی سے یک طرفہ فائدہ ہے۔ یعنی جس کے ساتھ ہمدردی کی گئی اس کو فائدہ ہو گیا۔ اپنے آپ کو ہو سکتا ہے کوئی فائدہ نہ ہوا ہو۔ اور اور بھی کسی کو کوئی فائدہ نہ ہوا ہو۔ لیکن جس کے ساتھ ہمدردی کی گئی اسے فائدہ ہو گیا۔ جہاں تک ہمدردی کا تعلق ہے یہ بھی حقیقتاً دو طرفہ فائدہ کا باعث بنتی ہے۔ اور اس میں دوسری طرف یعنی جس سے ہمدردی کی گئی ہے اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سلسلے میں ارشاد فرمایا ہے:۔

"عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہو گا۔ کبھی نہیں حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے۔ وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔"

یعنی ہمدردی کا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ جس کے ساتھ ہمدردی کی گئی اسے فائدہ پہنچا۔ اس کے حالات خراب تھے تو ٹھیک ہو گئے۔ وہ پریشان تھا تو خوش ہو گیا۔ بدحال تھا تو خوش حال ہو گیا۔ لیکن دوسرا فائدہ جس کا بدل ہی کوئی نہیں ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے، کسی انسان سے ہمدردی کرنے سے خدا راضی ہوتا ہے۔ انسان کو اس سے بڑا کیا انعام چاہئے کہ خدا اس سے راضی ہو جائے۔ کہتے ہیں جس سے خدا راضی ہو اس سے ساری دنیا راضی ہوتی ہے۔ ساری دنیا حقیقی طور پر اس کے لئے مسخر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ اس کی مدد کرے۔ ساری دنیا اس کی مدد کرنے پر تیار ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو اس کی مدد کے لئے کمربستہ کر دیتا ہے۔ اس سے بڑا فائدہ کسی نے کیا حاصل کرنا ہے۔ بعض اوقات ہمدردی اس لئے نہیں کی جاتی کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے نہ کی کوئی اور کر دے گا۔ کیا ضروری ہے کہ ہم ہی ہمدردی کریں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو اپنے ساتھ راضی کر لیں۔ اگر ہم خدا کو اپنے ساتھ راضی کرنا چاہتے ہیں تو چاہئے تو یہ کہ جہاں کسی شخص کو دیکھیں جو ہمدردی کا ضرورت مند ہے وہاں دوڑ کر سب سے پہلے خود ہمدردی کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس ہمدردی سے نہ صرف اس شخص کی مشکل دور ہو گی بلکہ ہم سے ہمارا خدا راضی ہو گا۔ اگر حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھا جائے تو ہر شخص ہمہ وقت اور ہر حالت میں کسی نہ کسی شخص سے ہمدردی کرنے کے لئے تیار ہو گا اور ہمدردی کرے گا بھی کیونکہ اسی ہمدردی کے نتیجہ میں جو کچھ اسے حاصل ہو گا وہ ایک بے بہا چیز ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی رضا اور ایسا کرنے سے معاشرے کا ہر فرد ہمدردی کے لئے تیار رہے گا اور جس کسی کو ذرا سی بھی ہمدردی کی ضرورت ہو گی اسے کوئی پریشانی پیش نہیں آئے گی۔ پس آیئے ہم ہمدردی کو اس لئے بھی اختیار کریں کہ لوگوں کی مشکلات حل ہوں اور اس لئے بھی کہ خدا تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

ویںڈروں کو یہ بات سمجھائیں
نالیوں میں نہ پھینک دیں اخبار
یوں نہ اس کو کریں وہ آلودہ
یوں نہ اس کا گرائیں عز و وقار

ابوالاقبال

○

دے دیا اُس کو ہی پھر جس نے دیا تھا دِل مجھے
اور دنیا میں ملا کوئی نہ اِس قابِل مجھے

ہاں وہی معصوم سا دِل جس کو دنیا کے حسیں
لُوٹنے کی تاک میں تھے دیکھ کر غافِل مجھے

اس بہارِ حُسن کی چشمِ کرم کا ہے کمال
آ گیا آسان کر لینا، ہر اِک مشکل مجھے

دشتِ ظُلمت میں پھرا کرتا تھا سرگرداں مَیں
اب دکھاتا ہے وہ خود ہر دم رہِ منزل مجھے

دی ہوئی تیری تو دوزخ بھی مجھے منظور ہے
اس سے ہو جائے رضا تیری اگر حاصل مجھے

محمد صدیق امرتسری

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت۔ حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا (-) بیان فرمائی گئی۔ وہ دعا یہ ہے کہ (-) اے میرے رب مجھے حکم عطا فرما اور (-) اور مجھے صالحین میں شامل فرما دے۔ یہاں حکم کا معنی حکومت نہیں۔ حکومت بھی ہو سکتا ہے مگر صحیح تعلیم مراد ہے۔ فیصلہ کن صحیح تعلیم۔ ایسی صحیح تعلیم جو بیّن ہو' جو روشن ہو۔ جس میں بد تعلیم سے نمایاں فرق شامل ہو۔ ہر ایسی تعلیم کو ہم حکم کہہ سکتے ہیں۔ پس اپنے رب سے یہ عرض کرتے ہیں: (-) اے خدا! مجھے کھلی کھلی روشن' امتیازی ہدایت عطا فرما۔ (-) اور مجھے صالحین میں شمار فرما لے۔ صالحین کے ساتھ میرا تعلق قائم فرما دے۔ (-) اور بعد میں آنے والوں کی زبان پر میرا ذکر سچائی کے ساتھ چلے۔

یہ دعا بہت ہی معنی خیز ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جتنی گہری اور جتنی بلند صفات سے نوازا تھا اور جس طرح آپ کے ذہن میں باریک در باریک مضامین نازل فرمائے جاتے تھے ان کا اظہار آپ کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ انہی دعاؤں کے آئینے میں ہمیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھائی دینے لگتا ہے۔ آپ کی طرز فکر دکھائی دینے لگتی ہے۔ عام طور پر لوگ آئندہ زمانوں میں اپنی شہرت چاہتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے جتنے ہیرو (Hero) ہیں وقت کے گزرنے کے ساتھ ان کا ذکر چلتا ہے اور بلند ہوتا رہتا ہے اور اس میں کئی قسم کے فرضی قصے بھی داخل ہونے لگ جاتے ہیں۔ پس جس کو ہم Legendary Figures کہتے ہیں۔ وہ انسان جو اپنے اپنے وقتوں میں ہیرو (Hero) شمار ہوئے' بہت بلند مقام تک پہنچے وہ بالآخر Legend بن جاتے ہیں اور ان کے متعلق قصے' کہانیاں' افسانے مشہور ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے حقیقی وجود سے بہت بڑھ کر ان کی طرف اعلیٰ صلاحیتیں منسوب ہونے لگتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں بہت سے انبیاء کو خدا یا خدا کا بیٹا یا اس کا قریبی بنا دیا گیا اور یہ وہ طبعی رجحان ہے جس نے سلسلہ ہائے مذاہب کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کی قوم نے کیا سلوک کیا ہے۔

(-) (ان) کے ساتھ اور بہت سے بزرگ انبیاء ایسے گزرے ہیں جن کو وقت کے گزرنے کے ساتھ بہت بڑے مقامات اور مرتبے عطا کئے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلند مرتبہ نہیں مانگ رہے۔ آنے والی نسلوں سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ آپ کی حمد و ثناء میں مصروف رہیں اور آپ کی تعریف میں بڑے بڑے قصیدے کہیں۔ کیسی عمدہ دعا ہے۔ (-)

اے میرے رب میرے متعلق تو آئندہ جو بات بھی ہو سچی ہو۔ اس میں جھوٹ کی ادنیٰ سی ملونی بھی نہ ہو۔ اب آپ دیکھیں کہ کس شان کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کے حق میں خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا ہے۔ کتنا بلند مرتبہ آپ کو عطا کیا گیا۔ ابو الانبیاء کہلائے اور آج کی دنیا کے مذاہب کے سلسلوں میں تین سب سے قوی سلسلے آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہود بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ عیسائی بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مسلمان بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ وہ تین قومیں ہیں جو در حقیقت اپنی طاقت کے لحاظ سے تمام دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور اس کے باوجود حضرت ابراہیمؑ کی ذات کے بارے میں کبھی کوئی مبالغہ نہیں کیا گیا۔ ہزاروں سال گزر گئے ہیں۔ کبھی نے آپ کے متعلق فرضی قصے نہیں بنائے۔ کوئی ایک بھی فرضی خیالی قصہ آپ کی طرف منسوب نہیں ہوا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ سچی دعاؤں میں جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہیں کتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل سے سچ کی یہ پکار تھی کہ اے خدا ہمیشہ میری تعریف سچی رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو سچا کر دکھایا۔

اسی دعا کے مطالعہ سے مجھے درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی حکمت سمجھ آئی۔ اور بھی بہت سے انبیاء گزرے ہیں ان کا بھی ذکر خیر درود میں چل سکتا تھا لیکن حضرت ابراہیمؑ کو کیوں یہ اعزاز دیا گیا کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کو یہ درود سکھائیں کہ (-) اس درود سے یہ بھی سمجھ آگئی کہ لسان صدق کا درود کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ اس دعا کو اس درود کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ نے کما کی دعا سکھا کر حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی امت کو باندھ دیا اور گویا اپنے متعلق بھی یہ دعا کر دی کہ اے خدا جس طرح ابراہیم پر تو نے سلامتی بھیجی اور اس زمانے میں بھی آپ کی سلامتی ہوئی آئندہ آنے والی نسلوں میں' آئندہ آنے والے زمانوں میں بھی ہمیشہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسِّ شیطان سے پاک رکھا اور لغو اور جھوٹے قصوں سے آپ کو بچایا' اے خدا! اسی طرح میری بھی حفاظت فرما اور میری امت کی بھی حفاظت فرما۔ بہرحال ایک مضمون نہیں یہ تو بہت ہی وسیع مضامین ہیں۔ کما کے تعلق میں یہ باتیں پھر (اللہ نے چاہا تو) کبھی توفیق ملی تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بہت سے احمدی یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ کما جو کہہ دیا گیا تو اس میں کیا برابری مقصود ہے لیکن برابری مقصود نہیں' کچھ اور مضامین بھی ہیں۔ ایک تعلق بہرحال درود شریف کا اس (-) میں مذکور دعا سے ہے۔

(-) کہ اے خدا! آخرین میں میرا ذکر خیر' سچائی کا ذکر جاری رہے اور چونکہ آخرین کا زمانہ آنحضرت ﷺ کو عطا ہونا تھا' کیونکہ قیامت تک کے لئے آخرین کا دور آپ کا دور تھا اس لئے اگر آپ کی امت میں آپ کا ذکر خیر سچائی کے ساتھ جاری نہ رہتا تو یہ دعا قبول نہ ہوتی۔ پس اس کے نتیجے میں اس دعا کی قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت وہ درود ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے (-) سکھایا۔

(-) اور اے اللہ! مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔ جنت تو خود ہی نعمت ہے۔ پھر یہ کیا مطلب کہ (-) تو حقیقت یہ ہے کہ جنت کے بھی مختلف درجے ہیں۔ ایک جنت نعیم ہے۔ جنۃ نعیم کے معنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ جنت ہے جس میں انبیاء شامل ہوتے ہیں کیونکہ ویسے تو سب نعمتوں والے خواہ وہ صالح ہو' خواہ شہید ہوں' خواہ صدیق ہوں یا نبی ہوں جنت میں جائیں گے اور ان معنوں میں ہر جنت (نعمت والی جنت) کہلا سکتی ہے مگر "ال" نعیم کے اندر ایک اور معنی پیدا کر دیتا ہے یعنی وہ جنت جو ان لوگوں کی جنت ہے جن کو کامل نعمت عطا ہوئی اور کامل نعمت انبیاء کو عطا ہوتی ہے۔ پس ہرگز بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان معنوں میں یہ دعا کی ہو کہ مجھے جنت میں بھی انبیاء کے زمرے میں رکھنا اور وہ جنت عطا کرنا جس میں تجھ سے کامل طور پر انعام یافتہ لوگ شامل ہوں۔ پس آپ دیکھیں کہ اس دعا کا (-) کی اس دعا سے کتنا گہرا رابطہ ہے کہ (-) چلا ہم کو سیدھے راستہ پر۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا) پس (جن پر انعام ہوا) میں شامل ہونا ہے تو (جن پر انعام ہوا) گروہ کی وہ ساری دعائیں پیش نظر رہنی چاہئیں جو ہماری زندگی کے مختلف حالات پر اطلاق پاتی چلی جاتی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کرتے ہیں: (-) کہ اے میرے رب! میرے باپ کو بھی بخش دینا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ گمراہ تھا' اس کے باوجود تجھ سے یہ عرض کر رہا ہوں۔ اس کے متعلق یہ ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے چونکہ آزر سے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ میں تیرے لئے ضرور دعا کروں گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور خاص یہ اجازت فرمائی کہ وہ اپنے اس وعدے کو پورا

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

ترجمہ یہ ہے کہ کیا جس نے پیدا کیا ہے وہ اس کی طرح ہو سکتا ہے جس نے پیدا نہیں کیا۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض اٹھایا ہے کہ کہنا تو یہ چاہئے تھے کہ کیا جو پیدا نہیں کرتا وہ اس کی طرح ہو سکتا ہے جو پیدا کرتا ہے۔ (کشاف) کیونکہ مقابلہ میں ادنیٰ کو اعلیٰ کے مقابل پر رکھتے ہیں۔ نہ کہ اعلیٰ کو ادنیٰ کے مقابل۔ طاقت کے اظہار کے لئے یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ کیا بچہ پہلوان کی طرح ہو سکتا ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیا پہلوان بچہ کی طرح ہو سکتا ہے۔ یہ اعتراض بالکل درست ہے۔ اگر اس میں طاقت کا اظہار مقصود ہوتا تو ضرور یہی کہا جاتا۔ کہ کیا جو نہیں پیدا کرتا وہ پیدا کرنے والے کے برابر ہو سکتا ہے۔ مگر اس جگہ یہ مدنظر ہی نہیں۔ (-) اس سوال کو بیان کرکے. اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مشرک خدا تعالیٰ کی صفات غیر اللہ کو دے کر گویا اللہ تعالیٰ کو بھی ایک مخلوق قرار دیتے تھے۔ اس لئے یہ فرمایا کہ اس طرح خدا تعالیٰ پر الزام لگتا ہے تمہارے جھوٹے معبودوں کا درجہ تو نہیں بڑھتا۔ خدا تعالیٰ کا ہی درجہ گھٹانا پڑتا ہے۔ مگر کیا خدا تعالیٰ ان ادنیٰ وجودوں کے برابر ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک یہ جواب اس قدر معقول نہیں جیسا کہ اعتراض جو انہوں نے اوپر اٹھایا ہے۔ میرے نزدیک اس سوال کا جواب اس ترتیب کو مدنظر رکھ کر دیا جا سکتا ہے جو میں نے اس سے پہلے بتائی ہے۔ اصل مضمون جیسا کہ میں بتا چکا ہوں یہ تھا کہ کیا خدا تعالیٰ کو کسی الہام بھیجنے کی ضرورت ہے۔ مشرک لوگ اپنے معبودوں کی نسبت یہ ظاہر کرتے تھے کہ ان کے معبود اس لئے الہام نازل نہیں کرتے کہ یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہیں۔ بلکہ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے۔ نہ انہوں نے کوئی دنیوی نعمت انسان کو دی ہے نہ دینی نعمت دینے کی توفیق ہے۔ پھر تم کس طرح سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ بھی انہی کی طرح ہو جائے۔ حالانکہ اس میں تو الہام بھیجنے کی طاقت ہے۔ پس جس طرح اس نے دنیوی نعمتیں دی ہیں وہ روحانی نعمتیں بھی دیتا ہے۔ تم چاہتے ہو کہ وہ بھی تمہارے خیالی معبودوں کی طرح بے بس ہو کر بیٹھ جائے۔ مگر وہ تو زندہ خدا اور طاقتور ہے اور اسی نے ہزاروں سامان دنیوی ترقی کے پیدا کئے ہیں۔ پس وہ تمہارے معبودوں کی طرح روحانی ترقی کے طریق بتانے میں کیوں کوتاہی کرے۔ تمہارے معبودوں کا ایسا نہ کرنا ان کی علو شان کی وجہ سے نہیں بلکہ معذوری کے سبب سے ہے اور خدا تعالیٰ معذور نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

پروفیسرڈاکٹرسلطان محمود شاہد

محترمہ ثریاشاہد صاحبہ

رمضان کا مہینہ تھا- فروری 95ء کی 15- تاریخ اور بدھ کا دن کہ سحری کے وقت میری اہلیہ ثریا خاموشی سے ہم سب کو الوداع کہہ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئی- موصوفہ آخر وقت تک بقائمی ہوش و حواس رہی اور کسی قسم کی پریشانی کا اظہار نہ کیا- میں اور میرے سب بچے اور ایک اس کا بھانجا اس کے پاس تھے- اس کی عمر وفات کے وقت 62 سال تھی- موصوفہ موصیہ تھی- چوبیس برس ہوئے اس نے وصیت کروائی تھی- مجھے علم نہ تھا- کہ وہ اپنا چندہ وصیت باقاعدہ لجنہ اماء اللہ کی معرفت ادا کرتی رہی ہے- اس کی وفات پر میں نے دفتر وصیت سے رابطہ کیا- تو معلوم ہوا کہ اس کا حساب صاف ہے- البتہ اگر اس نے بعد میں کوئی زیور بنوایا ہے تو اس کی قیمت لگوا کر 1/10 رقم ادا کر دیں- چنانچہ میں نے دفتر کی ہدایت کے مطابق اس کے زیورات کا وصیت کا حصہ بھی فوراً ادا کر دیا' اور وہ اپنی خواہش کے مطابق مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوگئی-

ثریا میری اہلیہ ہی نہ تھی- میری مونس وغمخوار بھی تھی- یوں تو سبھی بیویاں خاوندوں کا خیال رکھتی ہیں- مگر ثریا جس رنگ میں میرا خیال رکھتی تھی اس کا انداز کچھ اور تھا- سردیوں اور گرمیوں میں موسم کے لحاظ سے میرے لئے کپڑے خود خریدتی- میں کہتا کہ میرے پاس پہلے ہی کافی جوڑے ہیں- مگر وہ کہتی کہ وہ تو پرانے ہو گئے ہیں-

اگر وہ کبھی بیمار ہوتی- اور اتفاق سے انہی دنوں میں بھی تھوڑا سا بیمار ہو جاتا- تو اپنی ساری بیماری بھول کر میری تیمارداری اور دیکھ بھال میں مصروف ہو جاتی- یہاں تک کہ جب اسے یقین ہو جاتا کہ میں اب تندرست ہو گیا ہوں- تب وہ اپنی بیماری کا سوچتی-

ثریا صفائی اور پاکیزگی کا بے حد خیال رکھتی تھی- ہم اپنے گاؤں شاہ مسکین جاتے تو وہاں کے ماحول میں بھی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھتی- لیکن کسی کو اعتراض نہ ہونے دیتی- بلکہ خاندان کے دیگر افراد بھی کوشش کرتے کہ اس جیسی صفائی اور پاکیزگی کو اپنائیں- یہ عادت اسے اپنی والدہ سے ملی تھی-

جب میری شادی ہوئی تو میں واقف زندگی کی حیثیت سے تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرار کیمسٹری کام کر رہا تھا- اس وقت واقفین کو گزارہ الاؤنس ملتا تھا- لیکن ثریا نے کبھی شکوہ نہ کیا- کہ آمدنی کم ہے- اور نہ کسی قسم کا مطالبہ کرتی- اس نے کبھی مجھے سوچنے بھی نہ دیا کہ میں کم آمدنی کی وجہ سے وقف چھوڑ کر کہیں زیادہ تنخواہ پر چلا جاؤں- جو کہ ان دنوں نہایت آسان تھا- جو گزارہ الاؤنس ملتا اسے انعام سمجھ کر لیتے اور ہنسی خوشی اس میں گزارہ کرتے تھے- 1956ء میں میں لندن کیمسٹری میں پی- ایچ ڈی کرنے گیا- اس وقت میرے والد بزرگوار حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب اور میری اہلیہ ثریا نے مجھے تاکید کی- کہ میں ڈگری حاصل کرتے ہی واپس آ جاؤں اور وقف میں ہی رہوں چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے دو ہی سال میں ڈگری حاصل کر لی- اور فوراً بعد ہی واپس چلا آیا- اور تعلیم الاسلام کالج میں کام کرتا رہا- 1963ء میں پھر مجھے لندن یونیورسٹی کے ایک کالج (ویسٹ فیلڈ کالج) سے ریسرچ سکالر شپ ملا- تب بھی میری اہلیہ ثریا نے تاکید کی کہ ہر صورت واپس ہی آنا ہے- اور وقف نہیں چھوڑنا- غالباً یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وقف میں رہتے ہوئے بھی بہت کچھ دیا اور اب بھی دے رہا ہے- یہ وقف کی بدولت ہی تھا- کہ ثریا لندن میں صد سالہ جشن تشکر میں 1989ء میں شامل ہوئی تیس برس بعد اپنے بھائی کو لندن میں ملی- اور پھر قادیان میں صد سالہ جلسہ سالانہ 1991ء کی مبارک تقریب میں بچوں سمیت شامل ہونے کی سعادت پائی-

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جب کوئی چندہ لینے آتا تو خندہ پیشانی سے چندہ دیتی- وقف جدید- تحریک جدید اور دیگر تحریکات میں بھی چندہ نہ صرف اپنا اور اپنے بچوں کی طرف سے لکھواتی- بلکہ وفات یافتہ اپنے ماں باپ اور میرے ماں باپ کی طرف سے بھی چندہ لکھواتی- اور پھر کوشش کرتی کہ تمام چندے جلد ادا ہو جائیں- مجھے بھی تلقین کرتی کہ چندہ لینے کے لئے آنے والے صاحبان کو بغیر چندہ ادا کئے واپس نہ کیا کروں- بلکہ اگر رقم الگ نہیں رکھی- تو گھر کے اخراجات میں سے ہی ادا کر دیا کروں- بعد میں گھر کے اخراجات کے لئے رقم آ ہی جائے گی- ثریا عبادات کی بھی پابند تھی- بچوں کو بھی عبادت کی تلقین کرتی- مگر زبان سے کم اور عمل سے زیادہ- اس وجہ سے بچوں میں خود بخود ذوق عبادت پیدا ہو گیا- ثریا کی وفات کے بعد معلوم ہوا- کہ کتنی ہی ضرورتمند خواتین کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتی تھی-

ثریا نے اپنے میکے اور اپنے سسرال میں سب کے ساتھ پیار- محبت اور خدمت کا یکساں سلوک روا رکھا تھا جلسہ سالانہ ربوہ کے ایام میں مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ بستروں کا انتظام کرتی- لنگر خانہ سے آئے ہوئے کھانے کے علاوہ خود بھی ضرورت کے مطابق کھانا پکا کر کھلاتی اور مہمانوں کی خدمت کرنے میں بہت خوشی محسوس کرتی- عام طور پر بھی آنے والے مہمانوں کو فراخدلی سے خوش آمدید کہتی- اگر کسی نے علی الصبح واپس جانا ہوتا تو سحری کے وقت ہی اٹھ کر ان کے ناشتہ کا انتظام کرتی- یوں بھی گھر میں کوئی آ جائے- تو اس کی کوشش ہوتی کہ ان کی طبیعت کے مطابق ان کی تواضع ضرور ہو-

طبیعت میں بردباری تھی- بعض اوقات عزیزوں کی تلخ کلامی کے باوجود خاموش رہتی- اور کہتی کہ میرا تو کچھ نہیں بگڑا- تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی شرمسار ہو جائیں گے- ثریا کی ایک بڑی بہن کی وفات کے بعد اس کے بچوں کو اس نے ماں کا پیار دیا- چنانچہ جب ثریا فوت ہوئی تو ان بچوں نے بے اختیار رو رو کر کہا- کہ ان کی ماں آج پھر فوت ہو گئی ہے-

نظام سلسلہ کا بے حد احترام کرتی- اگر کسی موقعہ پر کسی بچے کے منہ سے ایسی بات نکلتی جو احترام سلسلہ کے خلاف ہوتی- تو سختی سے اسے ٹوک دیتی-

آخر میں تمام قارئین سے درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں- اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی اولاد کو خادم دین اور صاحبِ اقبال بنائے-

---

آغا عبداللہ یوسف

محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ

میری والدہ محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ بنت محترم میاں عبداللہ صاحب کو یہ سعادت حاصل تھی کہ آپ حضرت مولوی اللہ دتہ صاحب (آف نت کلاں) ضلع گوجرانوالہ کی پوتی تھیں- جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی رفقاء میں سے ہیں- آپ کی شادی میرے اباجان محترم آغا سیف اللہ صاحب مینجر و پبلشر روزنامہ الفضل ربوہ و ناظم دار القضاء سے 1962ء میں ہوئی جب کہ اباجان ابھی زیر تعلیم تھے ہمارے آبائی خاندان میں اباجان کے سوا کوئی فرد جماعت میں شامل نہ تھا- باوجود اس کے کہ اباجان کا خاندان ان سے محبت رکھتا تھا' پھر بھی شادی بیاہ اور وفات وغیرہ کے مواقع پر بعض دفعہ اپنوں کی لاعلمی کی وجہ سے تلخ باتوں کو سننا پڑتا لیکن والدہ محترمہ بڑے تحمل اور استقامت کے ساتھ صبر بھی کرتیں اور بعض اوقات مناسب رنگ میں سمجھانے کی کوشش بھی کرتیں- طبیعت میں سادگی بھی تھی اور نیکی بھی چنانچہ ان کی وفات پر غیر از جماعت قریبی عزیز تعزیت کے لئے ربوہ آئے تو انہوں نے آپ کی ان دو صفات کا بھرپور انداز میں ذکر کیا بلکہ پورے محبت اور احترام کے ساتھ تدفین تک شامل رہے- اور آنسو بہاتے رہے- محترمہ والدہ صاحبہ میں تین نمایاں اچھی صفات موجود تھیں اول یہ کہ عسر کی حالت میں بھی آپ انشراح قلب سے مہمان نوازی کا شیوہ رکھتی تھیں اور اس رنگ میں اباجان کے عزیز و اقارب اور ملنے والوں میں آپ کا احترام موجود تھا دوئم یہ کہ عقیدہ کے لحاظ سے بڑی پختہ اور جماعت سے شدید وابستگی رکھتی تھیں- 1974ء میں جب کہ ہم تینوں بہن بھائی چھوٹے تھے اور والد محترم رحیم یار خان میں بطور مربی متعین تھے- ہمیں اپنے والد محترم کی عدم موجودگی میں رحیم یار خان میں اپنے مسکن سے حالات کے ہاتھوں نکلنا پڑا اور ایک تکلیف دہ صورت حال سے دوچار ہونا پڑا ہم اپنی محترمہ پھوپھی صاحبہ کے پاس رات ایک بجے گوجرانوالہ پہنچے دو ایک روز میں ہی ہماری پھوپھی جان کے اکلوتے بیٹے اور خاوند کو مخالفین کی جانب سے دھمکیاں ملنے لگیں کہ یا تو ان کو گھر سے نکالو یا پھر ان کو اپنے عقیدہ کے مطابق (......) بنا لو- والدہ محترمہ نے اس موقع پر نہایت ہی پختگی اور عزم کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ بے شک ہمیں اسی وقت نکال دیں اس کے علاوہ ہمیں کچھ منظور نہیں جو اللہ تعالیٰ چاہے گا ہمارے ساتھ سلوک کرے گا- اللہ جزائے خیر دے ہمارے عزیزوں کو کہ انہوں نے ہمیں اپنے عزیزوں کے پاس راولپنڈی بھجوا دیا اور ہم تقریباً ایک مہینہ کے بعد ربوہ پہنچے-

1982ء میں آپ پر فالج کا شدید حملہ ہوا تیرہ سال تک اس بیماری کو آپ نے برداشت کیا لیکن ہر حال میں خدا کا شکر ادا کیا بلکہ بیماری کے اس عالم میں عبادت اور کلام اللہ کی تلاوت میں زیادہ توجہ دی- باوجود شدید بیماری کے عزم و حوصلہ کے ساتھ اپنے کام خود کرنے کی کوشش کرتی تھیں- یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ تیرہ سال کی طویل بیماری میں وہ اس قدر نڈھال نہ ہوئیں کہ دوسرے کا محتاج ہونا پڑے اپنی وفات سے تقریباً تین ماہ قبل ربوہ سے میرے پاس کھاریاں تشریف لائیں- 28 ستمبر 1995ء کو صبح پانچ بجے آپ حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئیں- کھاریاں میں بھی جماعت نے جنازہ ادا کیا- ربوہ میں محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا- آپ کو وصیت کا شرف حاصل تھا- بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی- مکرم و محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے دعا کروائی-

احباب کرام کی خدمت میں ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سوئمنگ پول کا حسین ثمر

عزیز منور لقمان ابن مکرم یوسف ناصر صاحب کارکن تحریک جدید نے 17 سال کی عمر میں سوئمنگ کے میدان میں قومی سطح کے مقابلوں میں حصہ لے کر کئی نئے ریکارڈ قائم کئے ہیں۔ جن میں سے تازہ نیا ریکارڈ 800 میٹر فری سٹائل میں قائم کیا ہے 1995ء کی انڈر 18 نیشنل سوئمنگ چیمپئن شپ میں انہوں نے یہ فاصلہ 10 منٹ 47.35 سیکنڈ میں طے کیا ہے۔ جبکہ سابقہ ریکارڈ 11 منٹ 35.26 سیکنڈ کا تھا۔ انہوں نے اس قومی مقابلے میں 7 گولڈ میڈل حاصل کر کے بہترین تیراک کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

عزیز منور لقمان سے دریافت کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اس شوق کا آغاز کب کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب وہ 10 سال کے تھے تو ربوہ میں سوئمنگ پول تعمیر ہوا۔ یہاں انہوں نے تیراکی سیکھی اور 12 سال کی عمر میں جب وہ آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے مقابلوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ 1990ء میں انہوں نے سب سے پہلے ڈسٹرکٹ جھنگ کے مقابلوں میں حصہ لیا اور ضلعی سطح پر سلیکٹ ہو گئے۔ اسی سال انہوں نے ڈویژنل سطح کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ یہاں بھی صرف سلیکشن ہوئی۔ پہلی دفعہ انہوں نے 1991ء میں ڈسٹرکٹ سوئمنگ چیمپئن شپ میں حصہ لے کر دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی سال ڈویژنل مقابلوں میں دو سیکنڈ اور دو تھرڈ پوزیشنیں حاصل کیں۔

اگلے سال 1992ء میں ڈسٹرکٹ سطح پر دو فرسٹ اور دو سیکنڈ انعام پائے۔ اور اسی سال ڈویژنل مقابلوں میں ایک فرسٹ اور دو سیکنڈ انعام پائے۔

اسی سال یعنی 1992ء میں پہلی دفعہ پنجاب کی سطح پر ان کی سلیکشن ہوئی۔

1993ء میں ڈسٹرکٹ مقابلوں میں 4 فرسٹ اور 3 سیکنڈ پوزیشنیں پائیں۔ اسی سال 1993ء میں پہلی دفعہ قومی سطح پر انڈر 15 کے مقابلوں میں حصہ لیا اور دو سو میٹر فری سٹائل میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے سلور میڈل حاصل کیا۔ نیشنل مقابلوں میں اس سال انہوں نے 4X100 فری سٹائل مقابلوں میں اول آ کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔

1994ء میں ڈسٹرکٹ سطح پر ساتوں مقابلوں میں اول آ کر انہوں نے 5 فرسٹ پوزیشنیں حاصل کر کے بہترین تیراک کا اعزاز پایا۔

1994ء میں نیشنل انڈر 16' انٹر پراونشل مقابلوں میں دو فرسٹ پوزیشنیں پا کر گولڈ میڈل حاصل کئے۔ دونوں میں نئے ریکارڈ قائم کئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک قائم ہیں۔

اسی سال قومی انڈر 18 مقابلوں میں تین گولڈ میڈل ایک سلور میڈل اور تین برونز میڈل حاصل کئے۔

1995 میں انڈر 18 کے قومی مقابلوں میں سات گولڈ میڈل حاصل کر کے بہترین تیراک کا اعزاز پایا اور 800 میٹر فری سٹائل میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔

1995ء ہی میں انٹر کالیجیٹ مقابلوں میں 7 فرسٹ دو سیکنڈ انعام اور بہترین تیراک کا اعزاز پایا۔ اسی سال انٹر بورڈ مقابلوں میں 7 فرسٹ پوزیشنیں اور بہترین تیراک کا اعزاز پایا۔

اس وقت سیف گیمز کے لئے جو سارک ممالک کے درمیانی ہوتی ہیں ان کا نام بھی پاکستان کی قومی ٹیم میں شرکت کے لئے گیا ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو پاکستان کی قومی ٹیم میں شمولیت عطا کرے ملک و قوم کے لئے بہترین خدمات کی توفیق دے۔ اس وقت ان کو واپڈا' ریلوے اور آرمی کی طرف سے آفریں آئی ہوئی ہیں۔

اس وقت عزیز منور لقمان ایف اے کے سیکنڈ ائر میں تعلیم پا رہے ہیں۔

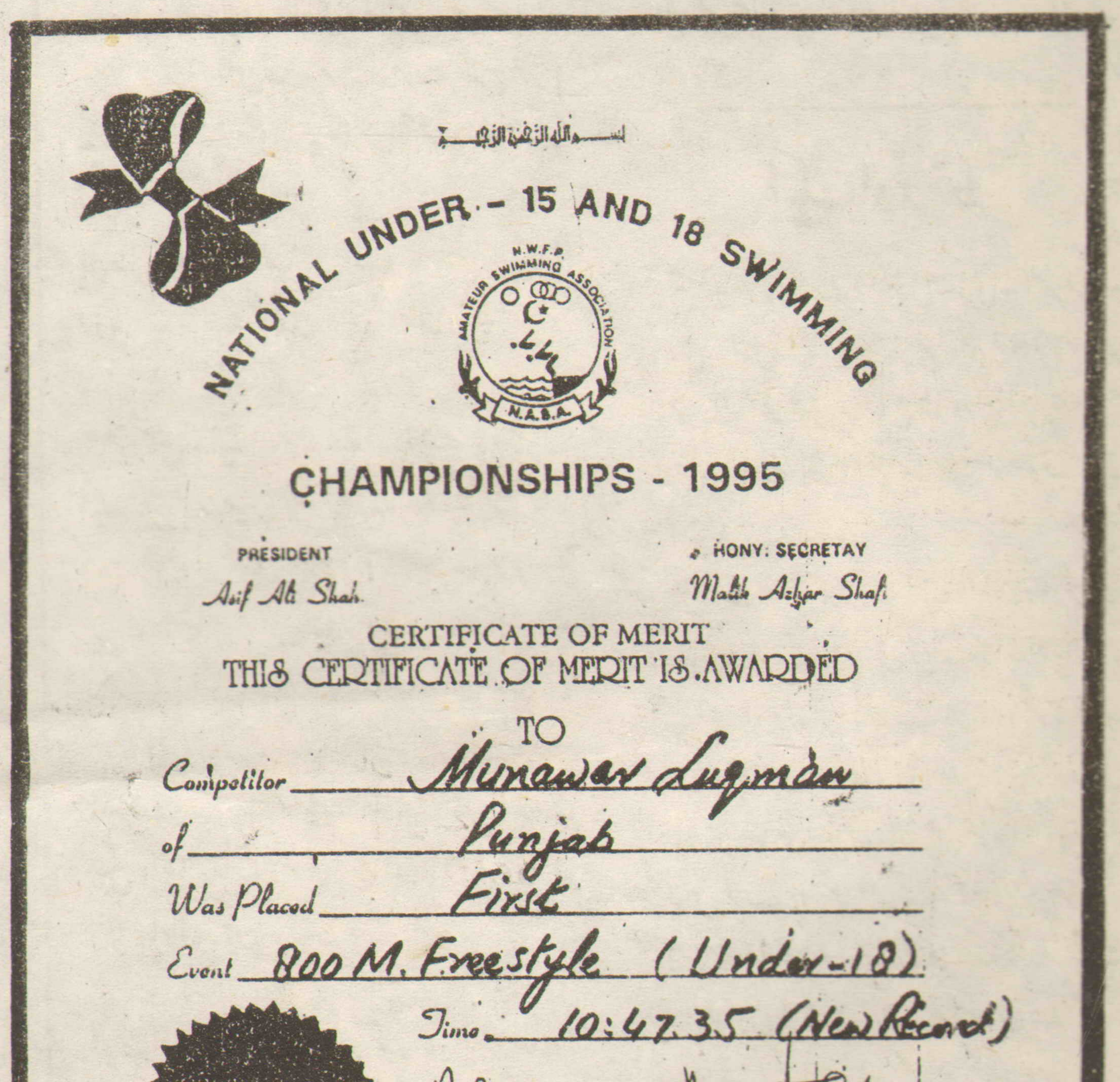

بسم اللہ الرحمن الرحیم

NATIONAL UNDER - 15 AND 18 SWIMMING

N.W.F.P. AMATEUR SWIMMING ASSOCIATION

N.A.S.A.

CHAMPIONSHIPS - 1995

PRESIDENT Asif Ali Shah.

HONY: SECRETAY Malik Azhar Shafi

CERTIFICATE OF MERIT

THIS CERTIFICATE OF MERIT IS AWARDED

TO

Competitor Munawar Luqman

of Punjab

Was Placed First

Event 800 M. Freestyle (Under-18)

Time 10:47.35 (New Record)

Asif Ali Shah President

Malik Azhar Shafi Hony. Secretary

Rana Muhammad Tariq Chairman Organization Committee

N.W.F.P.

AMATEUR SWIMMING ASSOCIATION

AFFILIATED WITH N.W.F.P. OLYMPIC ASSOCIATION.

محمودہ بیگم

میرا خاندان

میرے والد نیاز محمد خان صاحب نے لمبے عرصے تک انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر ملازمت کی کراچی کے امیر جماعت بھی رہے اور سندھ کے بڑے شہروں سکھر لاڑکانہ حیدر آباد اور نواب شاہ میں حتی المقدور سلسلہ کا کام کرتے رہے۔ شدھی کی تحریک میں اباجی چھٹی لے کر حضرت امام جماعت ثانی کے ارشاد کے مطابق یوپی گئے اور وہاں کام کیا۔ 1941ء میں ریٹائر ہو کر قادیان آ گئے اور یہاں ناظم حفاظت خاص مقرر ہوئے۔ 1953ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ہمارے بڑے بھائی بریگیڈیر ڈاکٹر غلام احمد نے ملٹری سے ریٹائر ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی تحریک تین سالہ وقف میں حصہ لیا اور افریقہ کے ہسپتال میں کام کیا۔

بڑی بہن آپا عنایت بیگم نے پارٹیشن کے بعد گوجرانوالہ کی لجنہ میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی اور صدر لجنہ گوجرانوالہ کے ہمراہ ضلع کے دورے کئے اور لجنات قائم کیں۔ دوسری بہن مسز فرخندہ شاہ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ کی پہلی پرنسپل مقرر ہوئیں اور تقریباً 24 سال تک بڑی خوش اسلوبی سے جامعہ نصرت کا کام سنبھالا۔

مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے خدمت کی توفیق دی اور 32 سال تک لجنہ اماء اللہ کا کام کیا۔ پہلے بحیثیت سیکرٹری لجنہ ملتان چھاؤنی پھر جنرل سیکرٹری لجنہ ملتان اور بعد ازاں صدر لجنہ ملتان۔

میرے ایک بیٹے فہیم احمد نے خدام الاحمدیہ ملتان چھاؤنی میں بطور قائد چار سال تک کام کیا اور اب راولپنڈی میں' زعیم خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری وقف نو ہے۔ ایک بیٹی ثمینہ طارق اسلام آباد میں سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہے۔

میرے خسر حضرت بابو اکبر علی صاحب جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے انہوں نے ملازمت سے ریٹائر ہو کر حضرت امام جماعت ثانی کے ارشاد کے مطابق قادیان میں ستارہوزری کو بڑی محنت سے چلایا ان کے بڑے بیٹے کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ کو نصرت جہاں فاؤنڈیشن کا صدر حضرت امام جماعت ثالث نے مقرر کیا۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمود احمد چک نمبر 58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے لکھتے ہیں۔ گذارش ہے کہ خاکسار عرصہ سے الفضل کا مطالعہ کرتا آ رہا ہے۔ اور خط پہلی دفعہ لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں اور اس کی وجہ مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب اور محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کے مضامین ہیں جو مورخہ 2۔ نومبر کے الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ دونوں مضامین پڑھے تو دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو گیا۔ کہ اس مادی دور میں بھی خدا تعالیٰ نے کیسے عظیم الشان قربانیاں کرنے والے وجود پیدا فرمائے ہیں۔ 84ء کے حالات نظر کے سامنے سے گزرنے لگے خاص طور پر جب "بی۔ بی۔ سی" سے پیارے آقا! کا پہلی دفعہ لندن جانے کے بعد انٹرویو نشر ہوا تھا۔ اس وقت ریڈیو کے ارد گرد ہم بیٹھے تھے اور پیارے آقا! کی آواز سن رہے تھے تو ساتھ ساتھ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ اب پیارے آقا کی زیارت کا کوئی سبب بنا دے۔ اب اس وقت جب پیارے آقا کو ٹی وی میں دیکھتے ہیں تو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنگامے بھی کھڑے ہوں اور کچھ ذہنی چپقلش بھی سامنے آئے۔

○○○

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر ربانی استعفیٰ نہیں دینا چاہتے

کئی دنوں سے افغانستان میں طالبان کابل پر حملہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وہاں پر راکٹ بھی داغے ہیں۔ اور ایسا لگتا تھا کہ اب کابل ان کے قبضے میں آنے والا ہے۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ حکومت کی فوجوں نے طالبان کو چھ میل کابل سے دور دھکیل دیا ہے اور فوری طور پر اس بات کا کوئی خطرہ نہیں کہ وہ کابل پر قبضہ کر سکیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے صدر افغانستان پروفیسر ربانی نے کہا ہے کہ وہ استعفیٰ تو دینے کے لئے تیار ہیں لیکن پہلے تمام دھڑوں کی جنگ بند ہونی چاہئے اور اس کے بعد یہ بات نظر آنی چاہئے کہ بیرونی مداخلت بھی بند ہو گئی ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ پہلی بات تو نظر آ سکتی ہے تمام دھڑے جنگ بند کر دیں لیکن بیرونی مداخلت کے بند ہونے کے کسی وقت بھی ثبوت مہیا نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ بیرونی مداخلت مختلف ذریعوں سے ہوتی ہے اور ان میں سے اکثر ذریعے ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف نظر نہیں آتے بلکہ محسوس بھی نہیں ہوتے اس لئے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ دراصل برہان الدین ربانی استعفیٰ نہیں دینا چاہئے۔

○○○

نائیجیریا میں نو افراد کی پھانسی

آک لینڈ (نیوزی لینڈ) میں دولت مشترکہ کے اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی ہے کہ نائیجیریا کو دولت مشترکہ سے معطل کر دیا جائے۔ اور اسے دو سال کا عرصہ اپنے آپ کو جمہوری روایات پر واپس لانے کے لئے دیا جائے۔ اگر نائیجیریا ایسا نہ کر سکے تو اس کی رکنیت کو ختم کر دیا جائے۔ نائیجیریا کے حکمرانوں نے پہلے ہی اپنے ملک کو تین سال کا عرصہ دیا ہے کہ اس عرصہ میں جمہوریت کو واپس لایا جائے گا۔ لیکن لوگوں کو یوں لگتا ہے کہ حکومت پر سے اس معاملہ میں اعتماد اٹھ گیا ہے۔ جن نو افراد کو پھانسی دئے جانے کی وجہ سے دولت مشترکہ نے نائیجیریا کی رکنیت معطل کی ہے۔ ان میں ایک ڈرامہ نگار ہے۔ اور ان سب پر الزام یہ ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری کا دعویٰ کرتے ہوئے انہوں نے چار افراد کو قتل کیا ہے۔ فوجی حکمران جنرل ثانی اباچا نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کا یہ فیصلہ قابل قبول نہیں ہے یہ ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ کیونکہ انہیں قتل کی سزا سنائے جانے کے بعد پھانسی دی گئی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے اپنے سفارت کار بھی واپس بلا لئے ہیں اور یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اسلحہ نائیجیریا کو فروخت نہ کیا جائے۔ کئی دیگر ممالک نے بھی اپنے سفارت کاروں کو واپس بلانے کا اشارہ دیا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے حکومت نے بتایا ہے کہ پہلے وہ اس معاملے کی چھان بین کرے گی اس کے بعد پھر اپنی رائے کا اظہار کرے گی۔

جہاں ان پھانسی دئے جانے والوں کو دفن کیا گیا ہے۔ وہاں ان کے رشتہ داروں کو بھی جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس خدشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے علاقوں میں دفن کئے جانے کے لئے قبروں سے نکالے جائیں گے جس کی حکومت اجازت نہیں دینا چاہتی۔ باوجود اس کے کہ پھانسی دی جا چکی ہے اور معاملہ ختم ہو گیا ہے۔ پولیس اس علاقے میں خاص نگرانی کر رہی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہر آنے جانے والے کی تلاشی لی جاتی ہے۔ لیگوس میں اس سلسلے میں ایک مظاہرہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن حکومت نے اشک آور گیس کے ذریعے اس مظاہرہ کو منتشر کر دیا۔ جنرل اباچا نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس معاملہ پر ملک بھر میں کسی جگہ بھی جلوس اور جلسے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بیرونی دنیا کا خیال ہے کہ جن لوگوں کو پھانسی دی گئی ہے۔ ان پر جھوٹا مقدمہ بنایا گیا اور عجلت میں ساری کارروائی کی گئی باوجود اس کے کہ کئی ممالک نے اور خاص طور پر دولت مشترکہ نے اس سزا کے سلسلے میں رحم کی اپیل کی تھی۔ لیکن وہ منظور نہیں کی گئی۔

○○○

ایڈورڈ ہشتم۔ نئی بات

آج تک تو یہی کہا جاتا رہا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر جنہوں نے گیارہ ماہ تک ایڈورڈ ہشتم کے نام سے حکومت کی انہوں نے ایک مطلقہ عورت سے شادی کرنے پر اصرار کرتے ہوئے تاج و تخت چھوڑ دیا اور ان کی محبت کی کہانیاں ساری دنیا میں پھیل گئیں۔ انہوں نے اپنی کتاب جس میں اپنی زندگی کی سرگذشت پیش کی ہے میں بھی یہی بات بیان کی ہے۔ لیکن اب حالات کچھ اس طرح بدلے ہیں کہ ان کے متعلق بعض دستاویزات پیش کی جا رہی ہیں جن کے مطابق ان کا اور ہٹلر کا آپس میں گہرا رابطہ تھا اور ان کی کوشش تھی کہ وہ نازیوں سے برطانیہ پر حملہ کروا کے حکومت کو بدلوا دیں اور بادشاہ جو ان کا اپنی ہی بھائی تھا اس سے تخت چھین کر دوبارہ حکومت شروع کر دیں۔ اس سلسلے میں ایک دستاویزی فلم بھی تیار کی گئی ہے جس کا نام غدار بادشاہ رکھا گیا ہے کہتے ہیں کہ بہت سی دستاویزات پرتگال کے بعض افسروں نے جمع کی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس فلم کے دکھائے جانے پر برطانیہ میں کچھ ہنگامے بھی کھڑے ہوں اور کچھ ذہنی چپقلش بھی سامنے آئے۔

○○○

یادِ رفتگان

شیخ محمود احمد ڈیفنس لاہور

مکرمہ ثمینہ مولود احمد

عاجز کی بہو عزیزہ ثمینہ بنت برادرم عبدالرحمان صاحب شاکر ربوہ اہلیہ مولود احمد شاہد لاہور آٹھ دس ماہ قبل سر میں ٹیومر کے مرض میں مبتلا ہوئی جس کا آپریشن ہوا۔ جو کامیاب ہوا اور ثمینہ صحت یاب ہو گئی۔ وہ مصروفیات زندگی میں مشغول اپنی لجنات کے اجلاسوں میں معمول کے مطابق جانے لگ گئی۔ اس طرح جمعہ میں بھی۔ حتیٰ کہ اپنے بچوں کو ہمراہ لے کر ان کے سکول کی چیزیں خریدنے بھی جاتی رہی۔ چھ سات ماہ صحت و توانائی میں گذرے۔

اس کے بعد وہ مرض یرقان میں مبتلا ہو گئی۔ ہرقان "بی" نوعیت کا تھا جس سے وہ بہت کمزور و لاغر ہو گئی۔

تقدیر مبرم سر کا یہی ٹیومر اندر ہی اندر دوبارہ جڑیں پکڑ گیا۔ چنانچہ جمعہ 3۔ نومبر دوبارہ آپریشن ہوا۔ کشمکش حیات میں اس کے چھ دن گذرے جمعرات 9۔ نومبر صبح پونے سات بجے اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ اپنے پیارے خدا کے پاس پہنچ گئی۔ ثمینہ ان چھ دنوں میں سے بعض دن جس تکلیف میں سے گذری دیکھ کر ہماری روحیں کے حضور گڑ گڑا، گڑگڑا اٹھیں۔ ٹیومر سے موت تقدیر مبرم کے طور پر مقدر تھی۔ یہ تقدیر بالآخر پوری ہو کر رہی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

صغر سن بچے ثمینہ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں ایک بیٹا اور میاں چھوڑا ہے۔ اپنے بزرگوں اپنے بھائیوں، اپنی بہنوں اور ہر بڑے چھوٹے عزیز سے میری عرض ہے کہ دعا کریں کہ ثمینہ کے بچے ایک اچھی پرورش پائیں۔ ایسی پرورش جس کی اپنی زندگی میں ثمینہ کوشاں رہی۔ ناصرات کے حفظ آیات مقابلوں میں اس کی بچیاں انعام حاصل کرتی رہی ہیں۔ وہ آئندہ بھی انعام پاتی رہیں۔ آمین

اوصاف احمدیت سے ثمینہ کا دل بندھا ہوا تھا۔ وہ ایک پختہ عزم رکھنے والی خاتون تھی۔ وہ عبادت سے محبت رکھتی تھی۔ دینی کاموں پر کھلے دل سے خرچ کرنے والی تھی "البیوت" کی تعمیر میں بہت چندہ دیتی تھی۔ غریب کی مالی مدد کر کے وہ خوش ہوتی تھی۔ صدقہ خیرات میں رغبت رکھتی تھی۔

تقدیر مبرم ظہور میں آئی میری بھانجی، میری بہو، پانچ بچوں کی ماں اپنے رب کے پاس جا پہنچی اور ہم عاجز لواحقین راضی برضاء ہوئے۔

ثمینہ ربوہ کے قبرستان عام نمبر 1 میں مدفون ہوئی۔ اے اللہ اس کے درجات بلند کر آمین۔

بقیہ صفحہ 5

دل خدا کی حمد کے گیت گاتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے کہ ہم جیسوں کی دید کے بھی خدا تعالیٰ نے انتظامات فرما دیئے۔ یہ ایم۔ ٹی۔ اے ہم غریبوں پر خاص اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے۔

الفضل بہت ہی دلچسپ ہوتا ہے اور آپ کا انتخاب اللہ چاہے بڑا اچھا ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات اور آئمہ کرام کے خطبات کا انتخاب بہت ہی برمحل اور حالات کے مطابق باموقع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

آپ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ایک اور خط

جیسلٹن بورنیو سے ڈاکٹر بی۔ ڈی۔ احمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کا ایک خط یکم نومبر 1957ء کے ٹروتھ کے صفحہ اول پر شائع شدہ ہے اس خط میں سلام و دعا کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف کہتے ہیں:-

میں بہت خوش ہوں کہ آپ کا اخبار دی ٹروتھ مجھے باقاعدگی کے ساتھ مل رہا ہے زائد کاپیاں جو آپ از راہ نوازش مجھے بھیجتے ہیں وہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو دے دی جاتی ہیں۔ وہ اس اخبار میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں اور اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت بڑی بہادری کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے۔ آپ کا اداریہ پہلے تو (۔) لوگوں کو چبھا۔ لیکن پھر انہوں نے آہستہ آہستہ غور کرنے کے بعد محسوس کیا کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب باتیں درست ہیں۔ احمدیہ جماعت کا شائع کردہ لٹریچر جیسا کہ آپ کا اپنا بھی میں (ایک خاص مذہب) کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جس جدوجہد میں مصروف ہیں اس کے لئے آپ کو مبارک باد پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جانی چاہئے۔ ایک مذہب کا ذکر کرتے ہوئے بی۔ ڈی۔ احمد کہتے ہیں کہ اس کی بنیاد نہایت کمزور ہے اور اس میں سوائے حقائق کو مسخ کرنے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ ہمیں اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے سب کچھ کرنا چاہئے۔ مہربانی فرما کر اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

بقیہ صفحہ 3

کریں لیکن آخر پر خدا نے ایک وقت پر آپ پر یہ ظاہر فرمادیا کہ وہ صرف گمراہ نہیں تھا بلکہ میرا دشمن تھا اور یہ بتانا ہی کافی تھا۔ اس کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے کبھی دعا نہ کی۔ (۔) اور جس دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔ (۔) جبکہ انسان کے کام نہ اس کے مال آئیں گے نہ اس کے بچے۔ (۔) ایک ہی بات کام آئے گی کہ خدا کے حضور کوئی صاف دل لے کر حاضر ہو۔ پاک دل لے کر حاضر ہو۔ ایسا دل لے کر حاضر ہو جو خدا کے حضور جھکا رہنے والا ہو اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر بیٹھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت میں اس دنیا سے بلائے کہ جب حضرت ابراہیم کی یہ دعا ہمارے حق میں بھی یہ گواہی دے کہ (۔) ہم ان لوگوں میں شمار ہوں جو ایک سلیم دل لے کر اپنے خدا کے حضور واپس لوٹنے والے ہوں۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 322 تا 327)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر 30272 میں میر ناصر احمد ولد میر نصراللہ خان قوم میر پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ضلع گجرات حال ناصر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین اڑھائی ایکڑ کا حصہ 1/9 حصہ واقع شیخ پور ضلع گجرات مالیتی۔/22250 روپے۔ (2) رہائشی پلاٹ برقبہ 12 مرلہ کا 1/6 حصہ واقع شیخ پور ضلع گجرات مالیتی۔/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/900 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میر ناصر احمد مکان نمبر 4۔ ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد خان وصیت نمبر 25786 گواہ شد نمبر2 محمد شفیع وصیت نمبر 14312۔

مسل نمبر 30273 میں حبیبہ منظور زوجہ چوہدری منظور حسین بسرا قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوہر ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-6-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی۔/30000 روپے۔ (2) رہائشی پلاٹ برقبہ 2 کنال 14 سی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ (3) کوٹھی برقبہ ایک کنال واقع 10 سمن برگ ای بلاک جوہر ٹاؤن لاہور۔ (4) چار کنال زرعی زمین واقع چک نمبر L/2-55 ضلع اوکاڑہ۔ (5) ایک مربع زرعی زمین واقع چک نمبر L/11-30 ضلع ساہیوال۔ (6) چھ ایکڑ زرعی رقبہ موضع راؤ کے تحصیل و ضلع نارووال۔ (7) حق مہر وصول شدہ۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حبیبہ منظور ساکن 10 سمن برگ ای بلاک جوہر ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 چوہدری منظور حسین بسرا خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد انور واہلہ 52.C متصل مکان 52 سی جوہر۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو ہفتہ 11۔ نومبر 1995ء کو دل کی تکلیف ہوئی اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے بھی ابھی علیل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخوانست دعا ہے۔

○ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کا پتا آپریشن کے ذریعہ پتھری کی وجہ سے یکم نومبر کو نکال دیا گیا ہے۔ اب صحت ٹھیک ہے اور گھر آ گئیں ہیں دعا کریں خدا تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔

○ محترمہ بشریٰ لئیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی لئیق احمد صاحب گذشتہ پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جلد شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب گھمن آف موسے والا تحصیل ڈسکہ مالک قمر رائس ملز ڈسکہ کو گذشتہ ماہ ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ جملہ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رائے عبدالحق صاحب آف آنبہ کالیہ (شیخوپورہ شہر) مورخہ 95-11-2 بعمر 71 سال بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 95-11-3 کو بعد جمعہ بیت الاقصیٰ میں جنازہ پڑھا گیا۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم منیر الرحمان صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب)

مکرم چوہدری منیر الرحمان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب ساکن مکان نمبر 35/1 محلہ باب الابواب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کے قطعات نمبر 35/1 اور نمبر 34/1 واقع محلہ باب الابواب ربوہ ورثاء کی باہمی تقسیم کے مطابق درج ذیل طریق پر منتقل کر دیئے جائیں۔

(1) قطعہ نمبر 35/1 رقبہ ایک کنال مکرم منیر الرحمان صاحب کے نام

(2) قطعہ نمبر 34/1 رقبہ ایک کنال مکرم نصیر الرحمان صاحب کے نام۔

دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرمہ محمد بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سعید احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم لطیف الرحمان صاحب (بیٹا)
(5) مکرم بشیر احمد صاحب خالد (بیٹا)
(6) مکرم منیر الرحمان صاحب (بیٹا)
(7) مکرم نصیر الرحمان صاحب (بیٹا)
(8) مکرم شریف الرحمان صاحب (بیٹا)
(9) مکرم رفیق الرحمان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وراث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

اس میں گہری حکمت کی بات یہ ہے کہ بظاہر تو شاعر یہ شکوہ کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہماری طلب تو بہت ہے، ہمارے دل کی تمنا تو سچی ہے مگر محبوب سنتا ہی نہیں ہے لیکن ایک ان میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ میری طلب کا قصور ہے' میری طلب میں وہ شدت نہیں پائی جاتی وہ قوت نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ اگر میری طلب میں قوت ہو تو اس کا بن آئے ہوئے گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ بے اختیار کشاں کشاں چلا آئے گا اگر میری طلب میں قوت پیدا ہو جائے۔"

(خطبہ فرمودہ 9۔ مئی 1986ء)

بقیہ صفحہ ۱

Mapenziya Mungo کے سالہا سال بطور ایڈیٹر رہے۔

سواحیلی زبان میں کلام الٰہی کے ترجمہ میں محترم مولانا موصوف اور محترم عمری عبیدی صاحب نے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی خصوصی معاونت کی۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مشرقی افریقہ کے رئیس المربّین تھے۔ مگر جب جماعتی نظام کے تحت کینیا تنزانیہ اور یوگنڈا کو الگ الگ کیا گیا تو آپ تنزانیہ کے پہلے امیر و مربی انچارج مقرر ہوئے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد زیادہ عرصہ ربوہ میں گزارا اور وقتاً فوقتاً الفضل میں مضامین لکھتے رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا موصوف کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ممبر قومی اسمبلی ریاض حسین پیرزادہ کے والد شاہنواز پیرزادہ کے بہیمانہ قتل پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ایم-این-اے کے والد کا قتل افسوس ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے ہر جان عزیز ہے۔ پورے ملک میں جہاں بھی قتل ہو افسوس ناک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پورے پنجاب میں اس قسم کی وارداتوں کو روکنے کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی۔

○ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ ملکی حالات بدترین ہیں۔ محب وطن قوتیں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان آج گوناگوں مشکلات سے دوچار ہے۔ کراچی جو کبھی امن کا گہوارہ تھا آج افراتفری کا شکار ہے۔ ان حالات میں سماجی اور سیاسی کارکنوں اور اہل قلم حضرات کو اپنا تاریخی کردار ادا کرنا چاہئے۔ یہ باتیں انہوں نے ادارہ جنگ سے وابستہ جناب جمیل الدین عالی کی خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب کے صدارتی خطاب میں کہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے وکلاء کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی اقتصادی اور سیاسی طور پر کسی نہ کسی کے غلام ہیں۔ آج جو خطرات لاحق ہیں وہ قائد اعظم کے نظریات کی پیروی نہ کرنے کی سزا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عالمی اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان چند ماہ اور موجودہ ڈگر پر چلتا رہا تو دیوالیہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بچانے کے لئے کراچی کے حالات پر قابو پانے کے لئے ہر قربانی دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن وہاں وزیراعظم اور وزیر داخلہ تباہی کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے سری نگر شہر میں ایک مسجد سمیت 36 گھروں اور 12 دکانوں کو آگ لگادی۔ اور مسجد آنے والے کئی نمازی گرفتار کر لئے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے حملے کر کے کئی فوجیوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ بھارتی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں کے خلاف احتجاج کے لئے کئی مقامات پر زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔

○ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے کارکنوں نے ہفتہ کی صبح اسلام آباد کی ضلع کچہری میں میاں شہباز شریف کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرہ کے دوران عدالتوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر کا فرنیچر توڑ دیا۔ ضلعی انتظامیہ اور سینئر پولیس افسروں کے دفاتر کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ پولیس نے چند کارکن گرفتار کر لئے اور ہنگامہ آرائی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

○ بی-بی-سی- کا کہنا ہے کہ صدر فاروق لغاری کی جانب سے خود عدالت میں جا کر بیان دینے کے اقدام سے پاکستان کی ملکی سیاست پر اچھا اثر پڑے گا۔ بی-بی-سی نے کہا یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ پاکستان میں صدر مملکت کسی مقدمے میں عدالت کے سامنے پیش ہوں گے۔ جس مقدمے میں صدر گواہی دیں گے وہ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف کے خلاف ہے۔

○ مارگلہ پولیس نے ضلع کچہری اسلام آباد میں توڑ پھوڑ اور ہنگامہ آرائی پر ہفتہ کے روز مسلم لیگ (ن) کے رہنما سینیٹر چوہدری شجاعت حسین، قومی اسمبلی کے رکن ملک لعل خان اور صدیق بٹ سمیت ساٹھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

○ قانون- انصاف اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر پروفیسر این-ڈی-خان نے اپوزیشن سیاستدانوں سے کہا ہے کہ وہ شہباز شریف کے معاملے کو ذاتی انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ ان کا فیصلہ عدالت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ انتہاپسندی سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اجمل دہلوی الطاف حسین سے ملاقات کے لئے جلد لندن جائیں گے۔ جس کے بعد مذاکرات کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ملک کو چلانے کے لئے پارلیمانی نظام کے سوا کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ ملک پہلے ہی تمام نظاموں کے تجربات سے گزر چکا ہے۔

○ ایف- آئی-اے کے حکام نے ایک بیان کہا ہے کہ میاں شہباز شریف جو کہ صوبائی اسمبلی کے قائد ہیں جسمانی ریمانڈ کے دوران ان کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی- بدتہذیبی- یا برا سلوک نہیں کیا گیا۔

○ ایم- کیو- ایم کے ساتھ مذاکرات کرنے والی حکومتی ٹیم کے رکن زہیر اکرم ندیم نے کہا ہے کہ کراچی کا بحران ہڑتالوں- تشدد اور افراتفری پھیلانے سے حل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ہڑتالیں اب خوف سے کی جاتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم-کیو-ایم اب جمعہ اور ہفتہ کو احتجاجاً تمام دفاتر اور مارکیٹیں کھلوائے تو اندازہ ہو گا کہ کتنے لوگ اس کے ساتھ ہیں۔

○ افغانستان میں طالبان ملیشیا نے کابل کے قریب سرکاری افواج پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے جس کا مقصد کابل کے گرد محاصرہ وسیع کرنا ہے۔ طالبان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کابل کے ارد گرد کئی دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔

○ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ اور تحریک منہاج القرآن کے قائد ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کے متعلق قاضی حسین احمد اور مولانا شاہ احمد نورانی دوغلے پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کونسل نے مالاکنڈ کی تحریک تحریک شریعت کہا حالانکہ وہ سمگلنگ کا جھگڑا ہے۔

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید (مشہور دواخانہ) سابقہ حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان اپنی پرانی جگہ پر واقع 14/2 محلہ دارالبرکات اور اقصیٰ چوک پر موجود ہے۔
مینجر دواخانہ ربوہ
فون دوکان: 906 فون کوٹھی: 555

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مذیر احمد
1/2 3 تا 1/2 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام
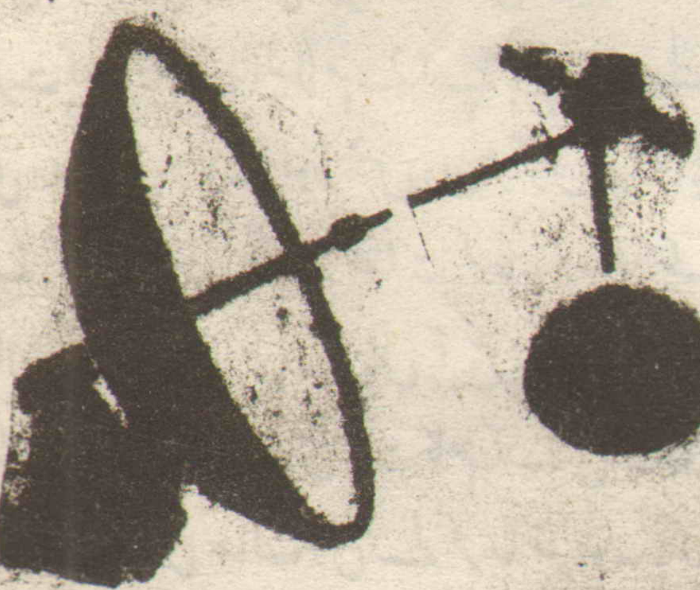
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوہا مارکیٹ ربوہ
فون: 211806 :Ex

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AJ FURQAN MOTORS (PVT) LTD.
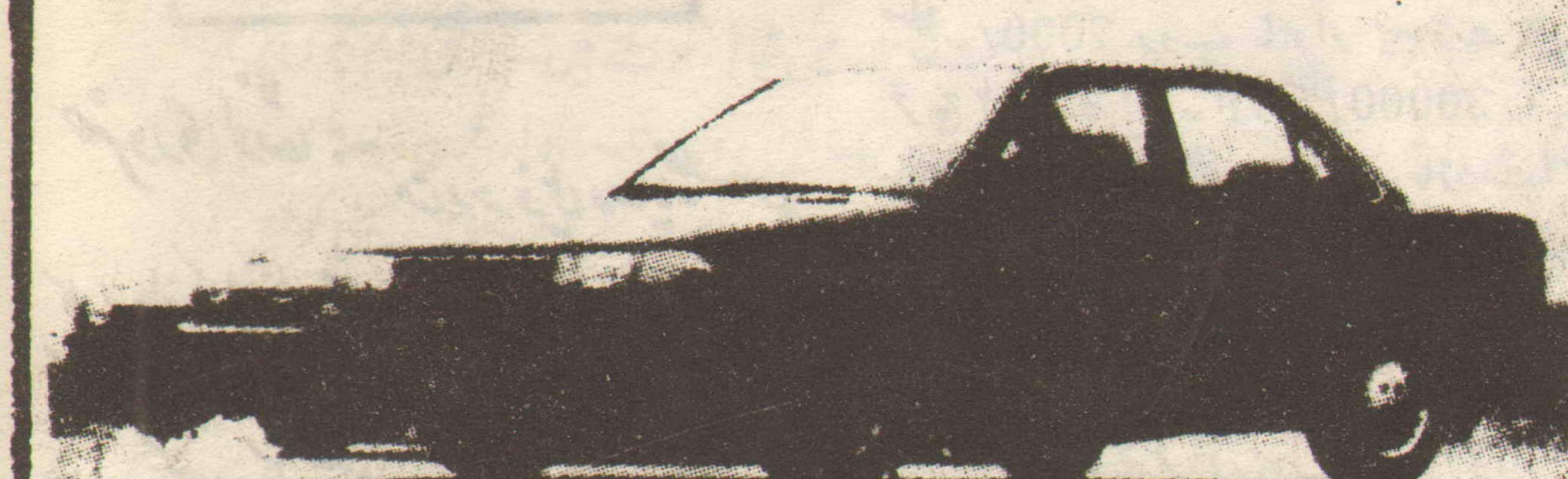
TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶ - ۷۷۲۴۶۰۹ - ۷۷۲۴۶۰۷

فرائض کی ادائیگی
خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے۔ فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے۔ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ صبح سویرے اٹھیں۔ ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں۔ کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ **ربوہ**